عید قربان - تسلیم و رضا کی لازوال داستان

(Moulana Nasir Khan Chishti, Karachi)

ماہِ ذُوالحجہ ! سال بھر کے بعد جب آتا ہے تو جذبۂ ایثار و قربانی اپنے ہمراہ لاتا ہے۔ سال کے اس آخری مہینے کا مقدس چاند جوں ہی طلوع ہوتا ہے، تسلیم و رضا کی لازوال داستان کی یاد بھی اپنے ہمراہ ساتھ لاتا ہے۔ اس ماہِ مقدس کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو عالمِ اسلام کے کروڑوں صاحبِ نصاب مسلمان اسوۂ ابراہیمی اور اسوۂ اسماعیلی کو تازہ اور زندہ کرنے کیلئے قربانی کرتے ہیں۔

عید قربان ! صاحبانِ ایمان کا ایک عظیم اور مقدس مذہبی تہوار ہے، جو ہر سال ماہِ ذوالحجہ کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو بڑی عقیدت و محبت، ذوق و شوق خوشی و مسرت، شان و شوکت، جوش و خروش اور جذبہ ایثار و قربانی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا تن، من اور دھن قربان کرنے کے عہد کی تجدید ہوتی ہے اور یہی مسلمانوں کی عید ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے عظیم فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مقدس ذکر قیامت تک فضاؤں اور ہواؤں میں گونجتا رہے گا۔ قرآن و حدیث میں مرقوم رہے گا اور آسمانوں کی رفعتوں، بلندیوں اور زمین کی وسعتوں اور گہرائیوں میں ہر سال تازہ اور زندہ ہوتا رہے گا۔

قرآنِ مجید میں جابجا عظیم باپ اور عظیم بیٹے کا حسین و جمیل تذکرہ بکھرا اور نکھرا پڑا ہے۔ کہیں آتشِ نمرود کا ٹھنڈا ہونے کا امر ہو رہا ہے، کہیں خواب کا بیان ہے، کہیں اس کی تعبیر کا سامان ہے... کہیں صاحب زادے کی بشارت ہے، کہیں اس کی سعادت کا بیان ہے۔ کہیں تسلیم و رضا کی لازوال داستان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ! اللہ تعالیٰ کے بڑے جلیل القدر پیغمبر اور رسول ہیں، آپ کا لقب ''خلیل اللہ'' ہے. آپ نے پرچمِ توحید کی سربلندی کیلئے خدائی کا دعویٰ رکھنے والے جھوٹے نمرود ایسے طاغوت سے جہاد کیا، اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں بے خطر کود پڑے۔ آپ کعبتہ اللہ کے بانی اور ابوالانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ بہت عرصہ تک آپ کے گھر میں کوئی فرزند نہیں تھا اور آپ فرزند صالح کی تمنا میں بار بار اپنے ربِ کریم کے دربار میں دعائیں مانگتے رہتے اور یوں دعاء کرتے رہے۔

o رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْن

(ترجمہ: ''اے میرے پروردگار ! مجھے نیک اور صالح فرزند عطاء فرما''۔ (القرآن

دردمند دل اور اخلاص کے ساتھ مانگی ہوئی آپ کی دعاء بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوئی اور بڑھاپے کی عمر میں آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ جو بچہ بڑی دعاؤں اور مرادوں اور تمناؤں کے بعد ملا ہو گا وہ ماں باپ کی نظروں میں کتنا عزیز اور کس قدر پیارا ہو گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اس فرزند جمیل و جلیل سے بہت زیادہ محبت فرمانے لگے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر سات برس (اور ایک روایت میں تیرہ برس) کی تھی اور آپ بہت ہی ہونہار اور حسین و جمیل تھے، تو ماہِ ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ ایک اللہ تعالیٰ کا فرشتہ یہ حکمِ خداوندی سنا رہا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام ! اپنے بیٹے کی قربانی کرو ! آپ فوراً سمجھ گئے کہ میرے فرزند اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہے۔

چنانچہ آپ میدانِ تسلیم و رضا کے شاہسوار بن کر اپنے لختِ جگر، نورِ نظر فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کیلئے تیار ہو گئے۔ یہ خواب مسلسل تین دن تک آتے رہے۔ چنانچہ دس (10) ذوالحجہ کی صبح آپ نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے

فرمایا کہ :'اے نیک بخت ہم سفر ! آج تمہارے لختِ جگر کی ایک بہت بڑے شہنشاہ کے دربار میں دعوت ہے۔یہ سن کر محبت کی پیکر ماں نے فرطِ مسرت سے اپنے نور نظر فرزند کو نہلا دھلا کر عمدہ اور نفیس پوشاک پہنا کر اور اپنے لعل کو دولہا بنا کر اس کی انگلی باپ کے ہاتھ میں پکڑا دی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری اور رسی لی اور وادیٔ منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔بعض تاریخی اور تفسیری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر شیطان مردود نے تین مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی اور ہر بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسے سات سات کنکریاں مار کر بھگا دیا۔اس لئے آج تک ''ایام حج''میں وادیٔ منیٰ میں تین جمرات پر اسی محبوب عمل کی یادگار شیطان کو کنکریاں مار کر منائی جاتی ہے۔

: جب شیطان یہاں سے مایوس ہو گیا کہ تو پھر وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ورغلانے لگا اور قریب جا کر کہنے لگا کہ

۔''اے اسماعیل ! تجھے تیرے والد ذبح کرنے کیلئے لے جا رہے ہیں''

۔'' حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا:''کیوں ؟

۔''شیطان نے کہا:''وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے

: حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ

: اگر اللہ تعالیٰ میری جان کی قربانی قبول فرما لے تو تو میری خوش نصیبی کی اور کیا معراج ہو گی ؟ میں تو یہی کہوں گا کہ ''

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوا

بالآخر جب دونوں باپ بیٹے یہ انوکھی اور نرالی عبادت انجام دینے کیلئے قربان گاہ (وادئ منیٰ) میں پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزندار جمند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا کہ: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں، پس اس بارے میں خوب سوچ لو کہ تیری کیارائے ہے؟۔

:سعادت مند بیٹے نے بڑا پیار اور تاریخی جواب دیا کہ

اے اباجان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے، اُسے آپ بلاخوف وخطر پورا کریں، مجھے آپ ان شاءاللہ! صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔

!ڈاکٹر علامہ اقبال اس دلآویز منظر کو یوں بیان کرتے ہیں۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

:اور حفیظ جالندھری کے الفاظ میں

سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمانِ باری پر

زمین وآسمان حیران تھے اس طاعت گزاری پر

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد محترم سے یوں عرض کی کہ: اے اباجان! میری قربانی دینے سے پہلے آپ میری تین وصیتیں قبول فرمائیں:

1......میری پہلی وصیت یہ ہے کہ آپ قربانی کرنے سے پہلے میرے ہاتھ پاؤں کو رسی سے باندھ دیجئے تاکہ بہ وقتِ ذبح میرا تڑپنا دیکھ کر آپ کو بہ تقاضائے پدری مجھ پر کہیں رحم نہ آجائے اور ہم اس سعادت سے محروم ہو جائیں۔

2......دوسری وصیت یہ ہے کہ آپ مجھے منہ کے بل لٹائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا دل سینے میں دھڑکنا شروع کرے اور آپ کا ہاتھ جنبش کر کے رک جائے۔

3......تیسری وصیت یہ ہے کہ میری قربانی کرنے کے بعد جب آپ میری والدہ کے پاس جائیں تو اُن سے میرا سلام عرض کر دیجئے گا، اور اگر میری قمیص میری والدہ کے پاس لے جانا چاہیں تو لے جائیں شاید اس سے انہیں کچھ تسلی ہو جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نورِ نظر اور فرزند دل بند کی یہ معصومانہ باتیں سنیں تو آپ کی آنکھیں پُر نم ہو گئیں، اور آپ نے اپنے معصوم صاحبزادے کی مقدس پیشانی کو چوما۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں کو رسی سے خوب باندھ کر ایک پتھر کی چٹان پر اوندھے منہ لٹا دیا اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے لختِ جگر کے گلے پر چھری رکھ دی۔

تسلیم و رضا کا یہ عدیم المثال منظر آج تک چشمِ فلک نے نہیں دیکھا ہو گا۔ تیز چھری حضرت اسماعیل کے حلقوم پر پہنچ کر کند ہو گئی، دو مرتبہ ایسا ہی ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جوشِ غضب میں چھری کو ایک پتھر پر دے مارا۔ اسی چھری نے پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری سے کہا: ''تو نے پتھر ایسی سخت چیز کو کئی ٹکڑے کر دیا مگر میرے اسماعیل کا گلا تو ریشم سے بھی زیادہ نرم ہے، اس کو کیوں نہیں کاٹا؟ چھری نے بہ زبانِ حال کہا:

اے ابراہیم! میں کیا کروں، اگرایک مرتبہ مجھ سے خدا کا خلیل کہتاہے کہ کاٹ؛تو ستر مرتبہ ربِّ جلیل فرماتاہے کہ مت کاٹ! جب خلیل خود ربِّ جلیل کا حکم مان کر اپنے بیٹے کو قربانی کیلئے لٹائے بیٹھاہے، تو میں اس کے حکم سے کیسے انکار کر سکتی ہوں۔ بہ قول حفیظ جالندھری!

زمین سہمی پڑی تھی آسمان ساکن تھا بے چارہ

نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا یہ حیرت کا نظارہ

آخر کار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس جذبہ اخلاص وایثار اور قربانی پر رحمتِ پروردگار کو ایسا پیار آگیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ اے جبرائیل جنت سے ایک نہایت خوب صورت مینڈھا (دُنبہ) لاکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ لٹادو اور جناب اسماعیل کو اٹھا کر اُن کے ہاتھ پاؤں کی رسیاں کھول دو۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک بہشتی مینڈھا لا کر لٹادیا اور خداوند قدوس نے حکم دیا کہ اے ابراہیم اب چھری چلاؤ، چنانچہ اب کی بار چھری چلائی تو چھری چل گئی اور ایک عظیم قربانی ہوگئی مگر جب اپنی آنکھوں سے پٹی کھول کر دیکھا تو یہ عجیب وغریب منظر نظر آیا کہ ایک نہایت فربہ (موٹا تازہ) اور حسین و جمیل مینڈھا ذبح پڑا ہوا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک طرف کھڑے مسکرا رہے ہیں۔

اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے "لاالہ الااللہ واللہ اکبر" پڑھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے " اللہ اکبر وللہ الحمد" کا کلمہ ادا فرمایا اور اُدھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس سے یوں آواز آئی، جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

اور ہم نے پکارا اے ابراہیم ! بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا، بلاشبہ ہم نیکو کاروں کو یوں ہی اجر عطاء کرتے ہیں، در حقیقت یہ بہت ’’ بڑا امتحان تھا اور ہم نے ایک بہت بڑا ذبیحہ دے کر اُنہیں بچالیا اور ہم نے اُن کا ذکرِ خیر بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا اور ابراہیم (پر ہمارا سلام ہو‘‘۔(سورۃ الصافات

اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ تمام امت مسلمہ قیامت تک جانور ذبح کر کے اس کی یاد تازہ کی جاتی رہے گی۔